سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۳۱۲

حسینی فیصلہ کی قوت

از

مولانا مرزا محمد نقی صاحب قبلہ نجفی مدظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت ۶ نئے پیسے　　خرچ ڈاک ۸ نئے پیسے

ـــــ تعارف ـــــ

یہ محترمی عالی جناب مولانا مرزا محمد نقی صاحب قبلہ نجفی مدظلہ کا ایک
مضمون ہے جو اس سے قبل موقر جریدہ رضا کار لاہور میں شائع
ہوچکا ہے اور اب ہم اس کی افادیت کے پیش نظر، سال رواں کے
حسینی لٹریچر کا جزو قرار دے کر بصورت رسالہ شائع کر رہے ہیں۔
یقینا ہے کہ افراد ملت اس رسالہ کی بھی کثیر سے کثیر تعداد،
زمانۂ عزا میں، برادران وطن میں مفت تقسیم فرما کر رضائے الٰہی
شرف حاصل کریں گے۔

خادم ملت

سید ابن حسین نقوی عفی عنہ

آنریری سکریٹری امامیہ مشن۔ لکھنؤ

(انڈیا)

محرم ۱۳۸ھ

حسینی فیصلہ کی بے پناہ قوت

اور

اس کے نہ مٹنے والے ابدی برکات

آج کی دنیا ہر چیز کو محسوس، اور افادی بنیادوں پر جانچنے کی عادی ہو گئی ہے، یہ دور خود افادیت کا یہاں تک دلدادہ ہو چکا ہے کہ اس کے سامنے اگر کسی چیز کو مذہب کی طرف سے بھی پیش کیا جائے تو اس کی عظمت کے اعتراف سے ہچکچاتے ہیں۔ یہ لوگ مذہب کو بھی اسی معیار پر پورا اترنے کی خواہش کرتے ہیں، مذہبیات کو بھی اسی عینک سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ بڑی خوشی سے ہر حقیقت کو اسی عینک سے دیکھیں، لیکن عینک کا زاویہ درست کر کے دیکھیں۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ خود تحقیق کوئی بری چیز نہیں، قابل قدر و احترام جذبہ ہے۔ آپ عہد حاضر کے رجحان کے مطابق اگر کربلا کی صداقتوں کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں، اور اس کی افادیت کو یقین و اذعان کی کسوٹی پر پرکھنے کے متمنی ہیں تو ضرور آزمائیے، ہاں حق واضح ہو جانے

کے بعد کمال صداقت سے مان بھی لیجئے۔ اس وقت امام حسینؑ کی قوت فیصلہ آپ کے اور ہمارے پیش نظر ہے۔

انسان کے ہر عمل میں اسی کی قوت فیصلہ کی کارفرمائی مسلّم، کوئی عمل اس کے ایماء کے بغیر وجود میں آ ہی نہیں سکتا۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ مگر کونسا انسان؟ کیا ابو البشر کا ہر فرزند اشرف المخلوقات ہے۔ اس کا جواب نفی میں ہی ملتا ہے۔ نہیں ہر انسان اشرف نہیں۔ صرف وہ انسان اس تاج کا حق دار ہے، جو الٰہی عطیات کو برمحل استعمال کرتا ہے۔ اس خوش سلیقگی کا لازمی نتیجہ درستی کار اور عمل صالح ہے۔ انسانی زندگی میں قوت فیصلہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہی طاقت بنیاد عمل ہے اسی قوت کی کیفیت کے تناسب سے عمل کی نوعیت کی تعیین ہوتی ہے۔ جن لوگوں میں اس طاقت کا فقدان ہے وہ کوئی فیصلہ کر ہی نہیں سکتے اور زندگی کے کسی شعبہ میں کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکتے۔ جن ... میں اس کی کمی ہے وہ کبھی کبھی فیصلہ کر تو لیتے ہیں مگر اس کی تبدیلی میں کچھ زیادہ دیر نہیں لگتی۔ یہ بھی نامرادی کے ساحل سے قریب تر ہیں۔ انسان کا یہ نقص اس کا بدترین دشمن ہے۔ جو ناکامیوں کا سب سے بڑا سبب ہے۔ ہمت مردانہ کیونکر فیصلہ کرتی ہے؟ آؤ دیکھو اور بڑے غور سے دیکھو امام حسینؑ ایک فیصلہ کرتے ہیں۔ لو وہ فیصلہ کر لیا۔ اہم ترین فیصلہ، تاریخی فیصلہ، نئی تاریخ کا موجد فیصلہ۔ وہ فیصلہ جو بہ انسانی شرافت کا دارومدار، وہ فیصلہ جس سے اسلام کا مستقبل وابستہ ہے۔ یہ انقلاب آفرین فیصلہ، ہمت کی پختگی اور ارادہ کی اولوالعزمی کی

معراج ہے۔ یہ خود اعتمادی حسینی حریت کا حصہ بنے گی۔ کسی فیصلہ کی تعمیر کا اندازہ ان خطرات اور دشواریوں سے کیا جاتا ہے، جو اس کے روبہ عمل لانے میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ ان حالات کا صحیح تجزیہ بہت ضروری ہے۔ وہ فیصلہ کیا ہے؟ مدینہ میں معاویہ کی خبر مرگ آنے کے بعد ابن زبیر نے امام حسینؑ سے پوچھا۔ بنی زادے! اگر آپ سے یزید کی بیعت کی طلب کی گئی تو آپ کیا کیجیے گا؟ سوال خود بتا رہا ہے کہ اس کا جواب کوئی نہایت اہم ہوگا۔ امامؑ نے نہایت اطمینان سے فرمایا "میں یزید کی بیعت ہرگز نہیں کروں گا۔" جواب کے تیور دیکھیے اور اس کی طاقت کا اندازہ لگایئے یہ فیصلہ معمولی نہ تھا۔ دنیا کو حیرت میں ڈال دینے والا فیصلہ تھا۔ ارادہ کی بے پناہ قوت کا مظہر، خود اعتمادی کا ناقابل شکست جذبہ، عزت نفس کا بلند ترین احساس، فرزندان نوع کی سچی ہمدردی، فرائض کی پہچان یہ ہیں اس فیصلہ کے اجزاء ترکیبی۔ یہ کوئی آسان چیز نہ تھی۔ حسینؑ سمجھتے تھے اور پورے طور سے سمجھتے تھے کہ ایسا کرنا میدان کارزار کا گرم کرنا ہے۔ جس میں بہترین جانوں کو کھپانا پڑے گا۔ یہ تو ممکن ہے کہ کوئی سادہ لوح بھی کسی اہم فیصلہ کا اعلان کر دے مگر اس کے انجام سے ناواقف ہوتے ہوئے۔ اس لیے اس فیصلہ سے زمانہ انگشت بدندان تھا۔ ایک عالم حیرت زدہ تھا۔ امامؑ نے بڑی جرأت سے کام لیا۔ پوری دنیا جس چیز کو کسی نہ کسی طرح قبول کر چکی ہو اس فیصلے اور اس کے نتائج کا مقابلہ نہیں کیا ہے اگر اس اقدام اور

اس کے عواقب کے تناسب کو دیکھ لیتے تو یہ جرأت نہ کرتے اسی لیئے مروان ناصحانہ انداز میں کہتا ہے۔ یا ابا عبداللہ آپ جو کچھ کر رہے ہیں اس پر غور بھی کر لیا ہے۔ صلاح اسی میں ہے کہ آپ یزید کی بیعت کر لیں تاکہ آپ کو کسی طرح کا ضرر نہ پہونچے۔ مجھے یقین ہے یزید کی طرف سے اس کا انعام واکرام بہت بیش بہا ہوگا اگر آپ نے میری بات نہ مانی تو یاد رکھیئے انکار کا انجام بہت شدید ہوگا۔ آپ نے دیکھا۔ مروان پہلے دشواریوں کو پیش کرتا ہے۔ ان گنت سختیوں کا ذکر کرتا ہے عطایا کا لالچ دلاتا ہے۔ سمجھتا ہے رائے بدل جائے گی، مگر حضرتؑ کے ثبات قدم کی قوت سے بے خبر ہے، وہ نہیں جانتا کہ حسینی عزم خوف ہو یا طمع، کسی طرح تسخیر نہیں ہو سکتا۔

جو لوگ امامؑ کو ان کی تجویز کے خلاف مشورہ دے رہے تھے۔ وہ حسینؑ اور ان کے عزم کو نہیں سمجھے یا جو کچھ سمجھے غلط سمجھے۔ اس استقلال و ثبات قدم کی قدروں سے یہ لوگ قطعاً ناواقف تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اس فیصلہ میں نظر ثانی کی گنجائش موجود ہے۔ اس لیے اس تجویز میں کوئی خاص اہمیت نہیں۔ اگر اہمیت ہے تو اتنی جس کو نظر انداز بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے بعض رائے دہندگان اس فیصلہ کے نفع و نقصان کو امامؑ علیہ السلام کا شخصی و انفرادی معاملہ سمجھتے تھے۔ عبداللہ بن عمر کے الفاظ اسی حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ معاملہ شخصی نہ تھا بلکہ مکمل اسلام کی قسمت اس سے وابستہ تھی۔ امام کی دوررس نظر کی برکات کا آج مشاہدہ

پڑ رہا ہے۔ ان بے چاروں کو کیا معلوم تھا کہ اسی مقدس فیصلہ کا نتیجہ اسلام کی حیات نو ہے۔ یہی مبارک فیصلہ امام حسین کی مفصل تفسیر ہے۔ یہی وہ فیصلہ ہے جس سے حسینؑ دین بن گئے، اور دیندار کے لیے تا قیامت راہ عمل کھلی رہی۔ اس وقت دنیا کا ہر ذی فہم حسینؑ کی اس عظیم دانشوری اور دُور بینی پر سر دھنتا رہا ہے۔ یزیدی ہوا خواہوں کے سوا کون ہے جس کو اس اقدام کے تقدس میں شبہ ہو۔ اگر امامؑ انام علیہ السلام اپنے فیصلہ اور ارادے کے ایسے مضبوط نہ ہوتے تو یزیدیت ـــــ دنیا کو اسلام کی دولت سے محروم کر ہی چکی تھی۔ امامؑ کے اس فیصلہ کے بعد اس ارادہ کو ناکام بنانے کے لیے جن مخالف طاقتوں نے ہجوم کیا۔ اس کا ادنیٰ حصہ بھی ایک متوسط انسان کی ہمت شکنی کے لیے بہت تھا۔ لیکن امام حسینؑ علیہ السلام کی قوت ثبات کسی طرح متاثر نہ ہوئی۔ کیونکہ امامؑ کا فیصلہ ناکامی، خوف پریشان خیالی اور کمزوری سے کوئی ربط نہیں رکھتا۔ جو کہہ دیا وہی قول فیصل تھا اور ہے۔ برقرار رہے تو حق ہے، بدل جائے تو حق نہ رہے۔

انسانی صفات میں کوئی صفت ایسی نہیں۔ جو استقلال کی جگہ لائی جا سکے، یا جس کو انسان استقلال کے بجائے استعمال کر کے وہ نتائج حاصل کر سکے جو، استقلال سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہمت اور پامردی انسانیت کی جان اور شرافت کی روح ہیں۔ ہمت شکن حالات میں سر کا بلند رکھنا دنیا حسینؑ سے سیکھے۔ جو چیز انسان کے خواب میں بھی نہیں آئی تھی اس کو امامؑ نے حقیقی وجود میں پیش کر دیا۔

کربلا قطعیت فیصلہ کی ایک اہم درس گاہ ہے جس شان سے انسان کی اس قابلیت کی یہاں تربیت ... اس کے عزم کی یہاں ہمت افزائی ہوتی ہے دنیا کی کسی تعلیم گاہ میں نہیں۔ عزم حسین علیہ السلام یقیناً قوت استقلال کا بہترین مددگار ہے حسینؑ کا ہر قدم اشارہ کر رہا ہے۔ دیکھو، ارادہ کی تخلیق کرنے والا وہ انسان، جو اس کے پورا کرنے کی بھی قوت رکھتا ہے، ہمیشہ کامران ہے۔ حسینی یقین انسان کو شک اور یاس کی تاریکیوں سے نکال کر، یقین و کامرانی کی درخشاں گلزار میں لے جاتا ہے۔ جس کسی کا دل چاہے بیشک کہہ کر آزمائے پھر اس کی افادیت کا اندازہ لگائیے۔

پبلشر۔ مرزا حیدر حسین اسسٹنٹ سکریٹری امامیہ مشن لکھنؤ